سوال

(436) نومسلم کا ذبیحہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

موضع دہڑسا کے مسلمانوں میں ایک مسئلے میں اختلاف پڑگیا ہے ایک فریق دوسرے فریق کو کہتا ہے کہ ہم تمھارا ذبیحہ اس وجہ سے نہیں کھا سکتے کہ تمھارے باپ دادے ذبح نہیں کرتے تھے اور ہمارے باپ دادے ذبح کرتے تھے دوسرا (؟) نہیں کرتے تھے اس بات کو جانے دواب ہم تم دونوں فریق مسلمان ہیں :

"لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ"

ہم دونوں پڑھتے ہیں اللہ ورسول کی باتوں کو ہم دونوں ملنتے ہیں نماز روزہ میں اور اسلام کی ساری باتوں میں ہم تم دونوں برابر ہیں تم اب ہمارا ذبیحہ تم کو کھانا چاہیے اس صورت میں کسی فریق کی بات صحیح اور درست ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس صورت میں دوسرے فریق کی بات صحیح ہے کیونکہ جب دونوں فریق کلمہ گو اور مسلما ہیں اور اللہ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری باتوں کو یکساں ماننے والے ہیں تو ہر ایک فریق کا ذبیحہ دوسرے فریق کو کھانا درست ہے کیونکہ ہر ایک مسلمان کا ذبیحہ دوسرے مسلمان کے حق میں درست ہے اور جب دونوں فریق مسلمان ہیں اور بموجب حکم اللہ ورسول کے ہر ایک مسلمان کا ذبیحہ دوسرے مسلمان کو درست ہے تو بعد معلوم ہو جانے اس مسئلے کے کسی مسلمان کے ذبیحہ کو نادرست کہنے پر ہٹ نہ کرے اللہ ورسول کی حلال کی ہوئی چیز کو جان بوجھ کر حرام کہنے پر ہٹ کرنا بہت بڑا گناہ ہے مسلمان آدمی کو جب اللہ ورسول کی بات معلوم ہو جائے تو مان لے اور اپنی بات پر ہٹ نہ کرے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔

وَما كانَ لِمُؤمِنٍ وَلا مُؤمِنَةٍ إِذا قَضَى اللَّهُ وَرَسولُهُ أَمرًا أَن يَكونَ لَهُمُ الخِيَرَةُ مِن أَمرِهِم ... ٣٦ ... سورة الاحزاب

(اور کبھی نہ کسی مومن مرد کا حق ہے اور نہ کسی مومن عورت کا کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی معاملے کا فیصلہ کردیں کہ ان کے لیے ان کے معاملے میں اختیار ہو)

باپ دادے کسی کے کیسے ہی رہے ہوں باپ دادوں کے چال چلن کو اس مسئلے میں کچھ دخل نہیں ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصید والذبائح، صفحہ: 666

محدث فتویٰ